بإسمہٖ تعالیٰ

۲۹

۸/۳۹۵

Date: تاریخ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں:۔

مستورات کا جماعت کی شکل میں تبلیغ (تذکیر) کے لئے جانا جائز ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ دارالعلوم دیوبند، سہارنپور، مظاہر العلوم، قاسم العلوم، دارالافتاء والارشاد کراچی، علامہ بنوریہ کراچی، وغیرہ سے عدم جواز کا فتویٰ جاری ہوا ہے۔ اور مفتی محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی کتاب "اصلاح امت کا الٰہی نظام" میں دو فتاویٰ بھی تحریر کئے ہیں۔

سائل عبدالغفار بن محمد یوسف
ٹنڈو آدم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

تبلیغ میں عورتوں کا نکلنا اگر مندرجہ ذیل شرعی اُمور کی مکمل پابندی کے ساتھ ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

۱۔ شرعی پردے کا مکمل اہتمام ہو۔

۲۔ شوہر یا محرم کے ساتھ سفر کریں۔

۳۔ اگر شوہر کے علاوہ کسی محرم کے ساتھ سفر کریں تو شوہر کی اجازت اور رضامندی بھی ہو۔

۴۔ غیر محرم کے ساتھ اختلاط بالکل نہ ہو۔

۵۔ انکے تبلیغ میں خروج سے گھر کے اُمور مثلاً تربیت اولاد، حقوق زوجین میں فساد نہ ہو۔

۶۔ جس گھر میں عورتیں قیام کریں وہاں پردے کا مکمل انتظام ہو۔ غیر مردوں کا عمل دخل نہ ہو۔

۷۔ اعمال (تعلیم، بیان، مذاکرہ وغیرہ) کے دوران عورتوں کی آواز غیر محرم نہ سُنے۔

۸۔ عورتیں بن سنور کر اور زینت کر کے نہ جائیں۔

۹۔ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔

۱۰۔ دوران خروج غیر شرعی باتوں کا تذکرہ نہ ہو۔

نوٹ:۔ مذکورہ اداروں کے فتاویٰ اگر ہمیں ارسال کر دیئے جائیں تو اُن پر غور کیا جائے گا۔

قال عمير فحدثتنا ام حرام رضي الله عنها انها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: اول جيش من امتي يغزون البحر قد أوجبوا قالت أم حرام: قلت يارسول: أنا فيهم قال أنت فيهم قالت: ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم: أول جيش من امتي يغزون مدينة قيصر مغفور لهم، فقلت: أنا فيهم يارسول الله قال: لا۔

(صحیح بخاری: ۱/ ۴۱۰ قدیمی کتب خانہ)

Page No. صفحہ نمبر

Signature دستخط

(جاری ہے)

Date: ________ تاریخ

فی الشامیة: (ومن مجلس العلم) معطوف علی قوله "من الغزل"
فان لم تقع لها نازلة وارادت الخروج لتعلم مسائل الوضوء والصلوٰة،
إن کان الزوج یحفظ ذلك ویعلمها له منعها، وإلا فالأولی أن یأذن لها
أحیانا.

(کتاب الطلاق: باب النفقة: ۳۳۱/٤ رشیدیه)

وفی النهر عن الفتح: وحیث أبحنا الخروج فإنما یباح لبشرط عدم الزینة
وتغییر الهیئة علی مالا یکون داعیة لنظر الرجال والاستمالة والله الموفق.

(کتاب الطلاق، باب النفقة: ۲/ ٥١٦، رشیدیه)

قال: اولیعتبر فی المرأة أن یکون لها محرم تحج بها أو زوج ولا یجوز
لها أن تحج بغیرها"

(هدایه؛ کتاب الحج: ۱/ ۲۳۳ شرکت علمیه)

الأولی: القرار فی البیوت وحجاب الاشخاص وهو الاصل المطلوب
والثانیة: خروجهن لحوائجهن مستترات بالبراقع والجلابیب وهو
الرخصة للحاجة .... أن الغرض المطلوب من الحجاب لما کان
سد ذرائع الفتنة وفی خروجهن من البیوت ولو للحوائج والضرورات کان
مظنة فتنة شرط علیهن الله ورسوله صلی الله علیه وسلم شروطا یجب
التزامها عند خروجها من البیت للحوائج والضرورات فحیث فقدت الشرط
منعن من الخروج اصلاً"

(أحکام القرآن لمفتی محمد شفیع رحمه الله: ۳/ ٤٧١، ٤٧٢، ادارة القرآن) فقط

والله أعلم بالصواب

کتبه شکیل احمد

المتخصص فی الفقه الاسلامی

بالجامعة الفاروقیة بکراتشی

۹/ ۲/ ۱٤۲۹ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۱۵/ ۲/ ۱٤۲۹ھ

الجواب صحیح

[illegible]

۱۷/ ۲/ ۱٤۲۹ھ

جامعة فاروقية دار الافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی (پاکستان)